فتاوی

سوال (۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زمین خراجی میں عشر لازم ہے یا نہیں یعنی ملک ہند میں جس زمین کی مالگذاری سرکار بہادر کو دی جاتی ہے اس زمین کی پیداوار یعنی دھان کا عشر دیا جائے یا نہیں۔ جواب قرآن وحدیث کے مطابق دیا جائے۔ فتاوی نذیریہ جلد اول صفحہ ۴۹۳ پر بھی یہی سوال درج ہے۔ سید محمد نذیر حسین صاحب مرحوم دہلوی کے فتوی پر عمل کیا جائے یا شیخ محمد عبدالرحمٰن المبارکفوری کے فتوی پر جو میاں صاحب کے فتوی کو رد کرتے ہیں ان دونوں میں کن کا فتوی صحیح اور قابلِ عمل ہے ؟

س ۲ :- ہمارے گاؤں میں غریب لوگ دوسرے مالداروں کی زمین لیکر ہل کرتے اور دھان بوتے ہیں۔ اس زمین سے جو دھان حاصل ہوتا ہے اس کے دو حصہ کرتے ہیں ایک حصہ زمین والے کو دیتے ہیں اور دوسرا حصہ اپنا خود رکھتے ہیں ایسی حالت میں غریب لوگ جن کی اپنی زمین نہیں حاصل کردہ دھان کا عشر ادا کریں یا نہیں۔ اسکا جواب قرآن وحدیث کی روشنی میں دیں۔

س ۳ :- غریب لوگ جن کے قبضہ میں دو تین بیگہ زمین ہے۔ اس زمین سے اسقدر کم پیداوار مثلاً دھان حاصل ہوتا ہے کہ سالانہ خرچ اس سے نہیں نکل سکتا کیا ایسی حالت میں غریب لوگ دھان کی زکوٰۃ یعنی عشر ادا کریں یا نہیں۔

سائل۔ شیخ محمد الیاس بن مولوی مولانا ابوظفر محمد عمر صاحب مرحوم
گوجیرہ۔ براہ بھدرک ضلع بالیسر ملک اڑیسہ

الجواب (۱) :- خراجی زمین (ہندوستان میں مسلمانوں کی زمینوں کی پیداوار جس کی مالگذاری وہ انگریزی حکومت کو دیتے ہیں) میں عشر یا نصف عشر بلاشبہ فرض اور لازم ہے :- اس بارے میں حضرت شیخ استاذ امام علامہ مبارکپوری نے جو کچھ لکھا ہے حرف بحرف صحیح ہے اور یہی واجب العمل ہے۔ علامہ مبارکپوری نے جسقدر لکھا ہے اس پر اضافہ کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں بالکل کافی اور شافی تحریر فرمایا ہے۔ تعجب ہے آپ پر کہ اس واضح اور قوی تحریر کے بعد بھی کسی دلیل کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ جب صاحب ہدایہ حنفی کی پیش کردہ ہر سہ دلیل کی تردید وتضعیف خود دو زبردست حنفی عالم ابن الہمام اور مولانا ثناء اللہ پانی پتی نے کردی ہے تو اب خراجی زمین میں عشر یا نصف عشر لازم نہ ہونے کی کیا دلیل رہ گئی ہے جس کی وجہ سے آپ کو شک اور تردد ہو رہا ہے۔ ابن الہمام کی خود اپنی پیشکردہ دلیل بھی ناقابلِ التفات ہے محض ظن غالب سے وہ فریضہ الٰہی ذمہ سے ساقط نہیں ہوسکتا جو نص قرآنی اور قولِ نبوی کے عموم سے ثابت ہے۔ اگر مسلمانوں نے اپنی بداعمالی کی وجہ سے کسی غیر اسلامی اور کافر حکومت کو

اپنے اوپر مسلط کر رکھا ہے جس نے ان پر غیر شرعی ناواجب ٹیکس اور مالگذاری لگا رکھا ہے تو اس کی وجہ سے خدائی قانون اور فریضۂ الٰہی نہیں بدل سکتا۔ خدائی قانون (فریضۂ عشر و زکوٰۃ وغیرہ) بدلنے کا حق کسی انسان کو نہیں ہے۔ پس یہ فریضہ ہر حال میں ادا کرنا واجب ہے۔ استاذ العلماء شیخ الشیوخ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فتوے کی بنا حنفی مذہب پر ہے اور اس بارے میں ان کی یہ تحقیق ناقابلِ قبول ہے۔ مزید تحقیق تحفۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی جلد دوم صفحہ ۱۴ میں ملاحظہ کیجئے۔

ج (۲) :۔ بٹائی پر دوسروں کی زمین میں کاشت کرنے والوں پر بھی اسی طرح زکوٰۃ یعنی عشر لازم اور فرض ہے جس طرح خود مالک زمین پر۔ مگر شرط یہ ہے کہ ہر ایک کی پیداوار (دھان کی یا گیہوں کی یا جو کی مثلاً) پانچ وسق یعنی انگریزی سیر سے اکیس ۲۱ من سے کچھ اوپر ہو۔ اگر پیداوار اکیس ۲۱ من سے کم ہو تو عشر یا نصف عشر لازم نہیں ہوگا۔ ارشادِ وانفقوا من طیبات ما کسبتم ومما اخرجنا لکم من الارض (قرآن کریم) اس آیت میں ہر اس مسلمان کو عشر یا نصف عشر ادا کرنے کا حکم ہے جس کے یہاں کوئی غلہ پیدا ہوا ہو خواہ وہ زمین پیداوار کے مالک کی ملکیت ہو یا نہ ہو۔ اور آنحضرت صلعم ارشاد فرماتے ہیں لیس فیما اقل من خمسۃ اوسق صدقۃ (بخاری مسلم وغیرہ) معلوم ہوا کہ جس طرح سونے چاندی اونٹ، گائے، بکری میں زکوٰۃ فرض ہونے کیلئے نصاب (مقدار معین) شرط ہے اسی طرح زمین کی پیداوار میں زکوٰۃ (عشر یا نصف عشر) فرض ہونے کے لئے نصاب شرط ہے یعنی پانچ وسق یا اس سے زیادہ پیداوار ہو تب عشر یا نصف عشر لازم ہے ورنہ نہیں۔ البتہ بارانی زمین میں پیداوار کا دسواں حصہ دینا پڑیگا اور چاہی وغیر بارانی میں بیسواں۔

ج (۳) :۔ زمین کی پیداوار میں زکوٰۃ کے فرض ہونے کیلئے صرف یہ شرط ہے کہ پیداوار کا مالک مسلمان ہو اور پیداوار نصاب (اکیس من انگریزی سیر سے) تک پہنچی ہو۔ چاہے زمین اس کی اپنی ہو یا کسی غیر کی اور اس نے بٹائی پر لے رکھی ہو۔ اور خواہ اس کی مملوکہ زمین جس میں وہ پیداوار حاصل ہوئی ہے دو تین بیگہ ہو یا اس سے زیادہ اور خواہ اس پیداوار سے اس مالک پیداوار کا سالانہ خرچ نکلتا اور پورا ہوتا ہو یا نہ۔ نصاب اور اس سے زیادہ غلہ پیدا ہونے کی صورت میں مطلقاً عشر یا نصف عشر ادا کرنا ہوگا۔ جیسا کہ دوسرے سوال کے جواب میں حدیث لکھدی گئی ہے اور وہ اس مقصد پر کھلی ہوئی دلیل ہے۔

سوال :۔ بنگال میں دو قسم کا دھان ہوتا ہے اور ایک ہی ساتھ ایک ہی موسم میں دونوں قسم کا یہ دھان بو دیا جاتا ہے لیکن کاٹنے میں تقریباً پانچ مہینہ کا فرق ہوتا ہے۔ کیا عشر ان دونوں کا ایک ہی ساتھ دیا جائے گا مثلاً کوئی شخص ایسا ہے کہ اس کا ہر ایک موسم کا دھان مستقل طور پر نصاب تک نہیں پہنچتا لیکن دونوں کو ملانے سے نصاب تک پہنچ جاتا ہے تو کیا اس شخص پر عشر واجب ہوگا یا نہیں؟ سائل فجر سرکار ساکن مولماری ملک آسام